شاہ بلیغ الدین

سیدۂ عالم رضی اللہ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ...... بیٹی! کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو جس کو میں پسند کرتا ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ...... جی ہاں! تاریخ اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر اس چیز سے محبت کرتی تھیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ایک واقعہ ہے کہ ایک دن حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے لیکن دروازے تک پہنچ کر رک گئے اور پھر الٹے پاؤں لوٹ گئے۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنے گھر پہنچ گئے۔ یہ بات کہ اللہ کے رسول گھر تک آئے اور گھر میں داخل نہ ہوئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی معلوم ہو گئی تھی۔ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا۔ یہ سن کر دونوں اسی وقت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور بڑے ادب سے آپ کے لوٹ جانے کی وجہ پوچھی۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے کسی کو بھی یہ معلوم ہوتا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات پر ناراض ہیں تو ان کی نگاہوں میں دنیا تاریک ہو جاتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی اور بھی معنی رکھتی تھی۔ اس لیے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر دونوں نے چاہا کہ جو غلطی یا سہو ان کے گھرانے سے ہوا ہے اسے فوری دور کر دیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ...... میں نے تمہارے گھر کے دروازے پر ریشمی پردہ لٹکا ہوا دیکھا تو لوٹ آیا کہ...... مجھے دنیا سے کیا مطلب؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے سادہ زندگی کو پسند فرمایا تھا۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے کہا...... آپ ہمیں حکم دیں کہ ریشمی پردے کے بارے میں آپ کیا چاہتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ...... اسے فلاں شخص کے گھر والوں کے پاس بھیج دو۔ وہ ضرورت مند ہیں۔ مطلب تھا کہ وہ اسے بیچ کر اپنی ضرورت پوری کر لیں گے۔ حضرت فاطمہؓ کونسی ان چیزوں کی دلدادہ تھیں۔ کہیں سے یہ پردہ آ گیا تھا تو اسے کام میں لے آئی تھیں۔ اب معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں تو فوراً اسے اتار کر اللہ کے نام پر دے دیا کہ نبوی تربیت کا تقاضا یہی تھا۔

وہ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم اسے پسند کرو جسے میں پسند کروں۔ اس واقعے کی تفصیل صحیحین میں ہے۔ امام بخاری کے پاس کتاب الھبہ میں اور امام مسلم کے پاس باب فضائل میں کہ ایک مرتبہ امہات المومنین میں سے کچھ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ گزارش یہ تھی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام سے فرمائیں کہ وہ صرف اُس دن تحفے اور ہدیئے نہ بھیجیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مقیم ہوں بلکہ بلا امتیاز ہر بیوی کی باری کے دن تحفے بھیجا کریں۔ اس بارے میں ایک

مرتبہ اس سے پہلے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی گفتگو کر چکی تھیں ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ازواجِ مطہرات میں سے چند کا یہ پیام اللہ کے رسول کو پہنچایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ......اے بیٹی! کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو جسے میں پسند کرتا ہوں ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ......پھر تم عائشہ سے محبت کرو!

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضورِ اکرم محبت سے ''حمیرا'' پکارا کرتے ، کبھی ''یا عائش!'' پکارتے ۔ ارشاد تھا کہ سوائے ان کے کسی اور کی چادر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نہیں اتری ۔ امت کی عورتوں کو جتنا علم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملا کسی اور سے نہیں ملا ۔ ان کی فضیلت کے لیے یہی ایک بات کیا کم ہے ۔ امت مسلمہ کو تیمّم کی سہولت انھیں کی وجہ سے ملی ۔ قرآن اُن کی عظمت کی تصدیق کرتا ہے ۔ اسی لیے جبرئیل علیہ السلام رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انھیں سلام کہلواتے ۔ امہات المومنین میں کوئی اور نہیں جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے برابر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم سیکھا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے صحابہ رضوان اللہ علیہم قرآن وحدیث پر ان کی نظر کے قائل تھے اور ان سے فقہی مسائل میں مشورہ کرتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کے لیے انھیں بیوگی کی لمبی عمر دی ۔ اس دوران میں جو فیض ملتِ اسلامیہ کو ان کی ذات سے پہنچا وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ۔ شاید اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اپنے محبوب رسول سے شادی کی اور انھیں غیر معمولی قرآنی بصیرت سے سرفراز فرمایا۔ عورتوں میں سب سے زیادہ حدیثیں انھیں نے روایت کیں ۔ ان کی ادبی شان بھی سب سے جدا ہے ۔ ملت کی نئی نسل کو جو تربیت انھوں نے دی' اس کی مثال دنیا کی کوئی عورت پیش نہیں کرسکتی ۔ ملت کی علمی اور اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ وقت آنے پر انھوں نے ملت کی سیاسی رہنمائی کا گراں بہا فریضہ بھی انجام دیا۔ فقہ اسلام کے ایک تہائی سے زیادہ مسائل ان کی وجہ سے حل ہوئے ۔ وہ مومن ماں باپ کے گھر میں پیدا ہوئیں اور انھیں کو حشر میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر اٹھنے کا شرف حاصل ہوگا۔ امام بخاری کا کہنا ہے کہ......جس طرح مردوں میں خاتم المعصومین سب سے افضل ہیں اسی طرح عورتوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں ۔